الشریف الادریسی ـــــ چھٹی صدی ہجری کے اندلس کا ایک عبقری

حکیم وسیم احمد اعظمی ۔ لکھنؤ

ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الشریف الادریسی کا شمار چھٹی صدی ہجری/ بارہویں صدی عیسوی کے نامور اندلسی جغرافیہ دانوں، نقشہ نویسوں اور ماہرین نباتات میں ہوتا ہے۔ تاریخی حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ اپنے عہد کے اس عبقری کی ولادت ۴۹۳ھ/۱۰۹۹ء[۱] میں سبتہ (CEUTA) میں ہوئی اور تعلیم و تربیت اندلس کے مشہور علمی شہر قرطبہ میں حاصل کی۔ اندلس میں طویل عرصہ تک قیام پذیر رہا، اس کے بعد صقلیہ (سسلی) چلا گیا اور وہاں کے حکمراں راجہ دوم (عہد حکومت ۵۶۲ھ ۱۱۶۶ء ـــ ۵۸۵ھ/۱۱۸۶ء) سے وابستہ ہو گیا اور ۵۶۰ھ/۱۱۶۰ء[۲] یا ۵۶۲ھ/۱۱۶۶ء میں فوت ہوا[۳]۔

شریف ادریسی کو جغرافیہ اور نقشہ نویسی میں غیر معمولی درک حاصل تھا، ان میدانوں میں اس کی خدمات اور فنی اختراعات نے صدیوں تک علمی دنیا کی رہنمائی کی تھی۔ راجہ دوم کے ایماء پر اس نے چاندی کا ایک کرۂ فلکی اور ایک کرۂ ارض تیار کیا اور اس پر دنیا کے دریافت شدہ تمام ملکوں کے علاوہ دریائے نیل کا وہ منبع بھی دکھایا جسے اہل یورپ نے انیسویں صدی عیسوی میں دریافت کیا ـــ بقول ڈاکٹر اشفاق احمد ندوی "یورپی جغرافیہ دانوں نے ساڑھے تین سو سال تک اپنے نقشوں وغیرہ کی تیاری میں ادریسی کی تقلید کی"[۴]

۵۴۹ھ/۱۱۵۴ء میں وہی نقشہ بیانیہ قالب اختیار کر کے کتابی شکل میں "نزہۃ المشتاق فی اختراق الآفاق" کے نام سے وجود میں آیا[۵] جس کو بعد میں علم جغرافیہ کی انسائیکلوپیڈیا کا مرتبہ حاصل ہوا[۶]۔

شریف ادریسی نے اپنی اس کتاب میں اسلامی ملکوں کے علاوہ بہت سے عیسائی ملکوں کے حالات بھی شامل کئے۔ متقدمین کی تحقیقات کے تناظر میں بعض اضافات بھی کئے، سیاحوں

کے حوالے سے متعدد واقعات اور نقشے بھی شامل کئے تھے ۸ اور اس عہد کے دستور کے مطابق نباتاتی اور معدنی ادویات پر بھی خاصا مواد یکجا کر دیا تھا۔ ادویات سے متعلق یہ تمام معلومات، شاہدات اور حقائق پر قائم ہیں ۹

ادریسی کی دوسری شہرۂ آفاق کتاب روضۃ الانس ونزہۃ النفس[9] ہے ادریسی نے اسکو ۱۱۶۱ء میں ولیم اول (عہد حکومت ۵۴۹ھ/۱۱۵۴ء — ۵۵۵ھ/۱۱۶۱ء) کے لئے تصنیف کیا تھا۔ یہ کتاب اب دستیاب نہیں ہے ۱۰

شریف ادریسی کی تیسری اہم کتاب "المفردات" ہے ۱۱۔ عمر فروخ نے اس کا تفصیلی نام "الجامع لصفات اشتات النبات وضروب انواع المفردات من الاشجار والاثمار والحشائش والازہار والحیوانات والمعادن وتفسیر اسمائہا بالسریانیہ والیونانیہ واللاطینیہ والبربریہ" تحریر کیا ہے ۱۲ — تذکروں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اس کی ایک مستقل تالیف ہے اور اسکے ادویاتی مباحث، نزہۃ المشتاق فی اختراق الآفاق سے مختلف ہیں، اس طرح گویا ادویہ کے مباحث کے لئے نزہۃ المشتاق فی اختراق الآفاق ایک علٰحدہ اور مستقل ذریعہ معلومات ہے۔ — یہ بھی قرین قیاس ہے کہ مورخین نے اس کی جغرافیائی کتاب کے ادویاتی مباحث کو ایک مستقل تالیف تصور کر لیا ہو۔ — اس عہد کے سفرناموں میں ذیلی طور پر ادویہ وغیرہ کی معلومات فراہم کرنے کا ایک عام رواج بھی تھا ۱۳۔ یقینی طور پر کسی نتیجہ تک نہ پہونچ سکنے کی وجہ دراصل راقم الحروف کے پاس نزہۃ المشتاق اور کتاب المفردات کا نہ ہونا ہے۔ ورنہ تقابلی مطالعہ سے یہ تشکیکی انداز تحریر در نہ آتا۔

شریف ادریسی کی کتاب المفردات کا ایک خطی نسخہ قسطنطنیہ میں دریافت ہوا ہے اس میں ۳۶۰ مفرد دواؤں کا تذکرہ ہے، مخطوطہ کا آغاز افسنتین نامی دوا سے ہوتا ہے، اس میں دواؤں کے مختلف اسماء تحریر ہیں ۱۴۔ ادریسی نے اپنی اس کتاب میں موسموں اور دواؤں پر مرتب ہونے والے ان کے اثرات پر ارسطو کی طرز میں تمہید بھی لکھی ہے ۱۵

علم الادویہ کا مشہور عالم ابو محمد عبداللہ بن احمد ضیاء الدین ابن بیطار (وفات ۶۴۸ھ) نے اپنی کتاب الجامع المفردات الادویہ والاغذیہ میں ۱۹۶ دوائیں شریف ادریسی کے حوالے

سے نقل کی ہیں، اس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دیسقوریدوس، جالینوس اور ابن وحشیہ کو ادویاتی تحقیقات میں نہ صرف قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے بلکہ جابجا ان کے حوالے بھی دیتا ہے

خود ابن بیطار الجامع المفردات الادویہ والاغذیہ میں ادریسی کے اقوال کو اہمیت کے ساتھ نقل کرتا ہے بالخصوص شناخت ادویہ اور افعال وخواص کے ذیل میں وہ اس کی تحقیق اہمیت اور قطعیت سے نقل کرتا ہے تاہم یہاں وہ اس کی تحقیقات سے مطمئن نہیں ہو پاتا یا تحقیق میں کوئی غلطی دیکھتا ہے تو اس کی نشاندہی بھی کرتا ہے، اس مرحلے میں ابن بیطار کا لب ولہجہ بھی بدل جاتا ہے، اس طرح کے اختلافات آاطریلال، اکلیل الجبل اور دلفین وغیرہ دواؤں کے ذیل میں ملاحظ کیا جاسکتا ہے۔

بطور مثال چند اقتباسات پیش ہیں۔

ابن بیطار آاطریلال کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"شریف کا خیال ہے کہ تخم آاطریلال، یونانی زبان کے "دوفس" نامی پودوں میں سے کسی ایک پودے کا تخم (بیج) ہے۔ لیکن ان کا یہ خیال درست نہیں ہے۔" [۱۶]

اکلیل الجبل نامی دوا کے تذکرہ میں شریف ادریسی کے بارے میں ابن بیطار کا لب لہجہ کچھ تنقیدی ہو جاتا ہے ـــــ لکھتے ہیں۔

"شریف نے اپنی کتاب المفردات میں اکلیل الجبل کے بیان میں ایک دوسری دوا کا بھی تذکرہ کر دیا ہے جو دراصل دیسقوریدوس کی کتاب الشائش کے تیسرے مقالے کی "شابوطس" نامی دوا ہے، اکلیل الجبل نہیں ہے، دراصل غلطی شریف کی ہے کیونکہ دیسقوریدوس اور جالینوس دونوں ہی نے اکلیل الجبل کا قطعی طور پر کوئی تذکرہ نہیں کیا ہے۔" [۱۷]

دلفین کے ذیل میں ابن بیطار لکھتے ہیں۔

"شریف کا خیال ہے کہ یہ "اورطارحس" نامی مچھلی ہے، لیکن یہ خیال درست نہیں ہے۔" [۱۸]

ابن بیطار نے اپنی کتاب الجامع المفردات الادویہ والاغذیہ کی جلد اول میں ۵۷، جلد دوم میں ۴۴، جلد سوم میں ۶۹ اور جلد چہارم میں ۳۶ دواؤں کے ذیل میں شریف

کا حوالہ دیا ہے۔ آئندہ سطور میں ہم ان محولہ دواؤں کی ایک فہرست نقل کر رہے ہیں ممکن ہے شریف ادریسی پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے اس میں مزید کوئی نکتہ مل جائے۔

الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ جلد اول :

آطریلال، آآکثار، ابہل، اساروں، اثل، آذان العنز، ارنب بری، اسطوطودوس اسنافاخ، اشنہ، افیمون، افسنتین، اقحوان، اکلیل الجبل، آنکمت، اللبنی، املیج، انجرہ، اناغالس انسن النفس، اورولقجی، باذروج، باذنجان، بزرالکتان، بقس، بقلۃ ارمل، بلبلیج، بلوط الارض، بلح بنفسج، بنتومہ، بررق، بول، تانبول، تانبغیت، تبن، ترمس، ترنجبین، تفاح، تمساح، تن، توث تین، ثعلب، ثلب، جراد البحر، جفت افرید، جیسر، جمل، جناح ابیش، جوز القی، جوز الشرک جوز الکوثل، جوز ابقم، جوشیما، جیدار۔

الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ جلد دوم :

حب الزلم، حباری، حجرالکلب، حجرالنار، حلفا، حلاب، حمام، حنا، خروع، خرم، خراطین خطمی، خفاش، خمیر، خنزیر، دارشیشعان، دجاج، دفلی، دفلین، ذہن الشبث، دہن الجوز دودالتربل، دودالحریر، ذرارتح، رثم، رخمہ، رخام، رمان، رماد، ریباس، ریش، زباد، زفنتا، زمج۔

الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ جلد سوم :

ساج، سبج، سرخس، سرطان نہری، سراج القطرب، سعور، سفاویکس، سقمونیا، سکر سکر العشر، سنت، سلیخ الجبہ، سلدانیون، سلحفاۃ، سماق، سمسم، سمانی، سنی، سنور، شقائق النعمان شعفینن بحری، شلجم، شمع، شونیز، شیلم، شیخ ابنز، صابون، صبر، صحنا، صعتر، صفینہ، صقر صمغ، صنوبر، صندل، صوف، صمغ عرجار، ضرب، ضرع، طاؤس۔ طرفار، طرفہ، ظفر قطورا ظفر الفطہ، ظلیم، عاقرقرحا، عدس نبطی، عسل، عصفر، عظام، عقرب، عقاب، علہق، علک، عنبا

عنب الثعلب، عنصل، عنکبوت، عوسج، عود الحیہ، عود النسر، فجل، فراسیون، فرفودیلدون فر ، فـراخ الحمام، فستق، فیل

کتاب الجامع المفردات الادویہ والاغذیہ جلد چہارم :

قنثار، حمار، قرع، قرصعنہ، قرمز، قصب، قطن، قطرات کوثی، قلف، قمل، کبابہ کرفس، کرکی، کمادریوس، کوارع، لبان، لوف، لشیابوطس، ماعز، مشتان آخر، ملطاہ، میس نارنج، نارکیو، نار، نرجس، نسر، نعنع، نمل، نمر، نوشادر، نیلج، ورل، وسیج، ہاسمونیا، یحیند یمنہ۔

اس مختصر جائزہ کے بعد کہا جاسکتا ہے کہ چھٹی صدی ہجری کے اندلس میں ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الشریف الادریسی کا مقام بہت بلند تھا، جغرافیہ، نقشہ نویسی اور ادویات کے بارے میں اس کی آرار استناد کا درجہ رکھتی تھیں۔ صدیوں تک اس کی ان خدمات کو سنگ میل کی حیثیت حاصل رہی ہے اور اس عہد میں بھی قدر کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہیں !!!

تشریحات وکتابیات

۱ اسپین میں عرب کلچر ۲۳۷، ڈاکٹر اشفاق احمد ندوی، نظامی پریس، لکھنؤ سنہ اشاعت ۱۹۸۶ء

۲ تاریخ العلوم عند العرب ۲۰۶، عمر فروخ۔

دارالعلم للملایئن ـــ بیروت، سنہ اشاعت ۱۹۸۰ء؟ ـــ واضح رہے کہ تذکروں سے پتہ چلتا ہے کہ راجہ دوم کا عہد حکومت ۵۶۲ھ/۱۱۶۶ء ـــ ۵۸۵ھ/۱۱۸۶ء ہے خود عمر فروخ نے بھی راجہ دوم کا یہی عہد تحریر کیا ہے۔ اور وہ راجہ دوم سے شریف ادریسی کی وابستگی کا بھی تذکرہ کرتے ہیں۔ اس لئے یہ سنہ وفات قرین قیاس نہیں معلوم ہوتا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ شریف ادریسی راجہ دوم کے برسر اقتدار آنے سے پہلے ہی سے اس سے وابستہ رہا ہو۔

۳ اسپین میں عرب کلچر ۲۳۶ ـــ قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کی علمی خدمات ۲/۱۲۳، مولوی

عبدالرحمن خاں، مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی سنہ اشاعت ۱۹۵۰ء

۴ اسپین میں عرب کلچر ۲۳۷۔

۵ قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کی علمی خدمات ۱۲۴/۲ ـــ راجہ دوم کے ایما پر اس کتاب کے لکھے جانے کی وجہ سے اس کو کتاب رُوجار اور کتاب الرجاری وغیرہ کہتے ہیں۔

۶ اسپین میں عرب کلچر ۲۳۷۔

۷ ایضاً ۲۳۷

۸ ایضاً ۲۳۷

۹ اس کا دوسرا نام کتاب المسالک الممالک ہے تمام کتاب اب ناپید ہے، مولوی عبدالرحمن خاں کے بقول روضۃ الفرج کے نام سے کسی غیر مشہور مصنف کی ایک کتاب ۱۱۹۲ء کی لکھی ہوئی ملتی ہے، ممکن ہے وہ روضۃ الدنس کا خلاصہ یا جزوی نقل ہو ـــ لیکن مولوی عبدالرحمن خاں نے اپنے اس قیاس کے قرائن پر روشنی نہیں ڈالی ہے ـــ نام کا جزوی اشتراک ـــ راقم الحروف کے نزدیک کوئی معنی نہیں رکھتا (وسیم احمد اعظمی)

۱۰ ضیاء الدین ابن بیطار نے اپنی کتاب الجامع المفردات الادویہ والاغذیہ میں شریف ادریسی کے اقتباسات نقل کرتے وقت "کتاب المفردات" مفردات شریف، الشریف فی مفرداتہ وغیرہ لکھتے ہیں اور بعض اوقات صرف شریف ادریسی یا صرف شریف پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

۱۱ تاریخ العلوم عندالعرب ۲۶۹۔۲۶۸۔

۱۲ مثال کے طور پر ابوالعباس ابن امرومیہ کی کتاب الرحلہ الی المشرقیہ، جو سفرنامہ ہونے کے ساتھ ساتھ ادویات پر زبردست معلومات فراہم کرتی ہے ـــ ابن بیطار نے اپنی الجامع میں اس کا متعدد بار حوالہ دیا ہے۔ (وسیم احمد اعظمی)

۱۳ اسپین میں عرب کلچر

۱۴ قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کی علمی خدمات ۲۸/۲

۱۵ الجامع المفردات الادویہ والاغذیہ ۵/۱، ضیاء الدین ابن بیطار، مطبوعہ قاہرہ، سنہ اشاعت ۱۸۷۴ء

۱۶ ایضاً ۵۱/۱۔		۱۷ ایضاً ۹۶/۲۔